خاتم النبیین لا نبی بعدی

کمبخت منافق ہے ادھر بھی ہے ادھر بھی

# قادیانی سیاست

(مولانا مرتضیٰ احمد خان میکشؒ درانی)

## پاکستان سے بیزاری، بھارت سے وفاداری

پاکستان کی اسلامی مملکت کے اندر جو تخریبی فتنے پرورش پارہے ہیں ان میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ مرزائیت کا ہے۔ کیونکہ مرزائیت دین اسلام کی کھلی تحقیر و تضحیک کا دوسرا نام ہے۔ اس مذہب کے پیرو نہ تو اسلام کے وفادار ہیں نہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور نہ پاکستان کے ساتھ کسی قسم کا انس رکھتے ہیں۔ اس فتنہ کے سب سے زیادہ خطرناک ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مرزا کے پیرو خارج میں اپنے آپ کو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہیں اور باطن میں اپنے آپ کو مسلمانوں سے یکسر الگ قوم سمجھتے ہوئے دین اسلام کے بنیادی عقائد کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے باوجود یہ منافقین کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں شامل ہونا اور مومن میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے حرام سمجھتے ہیں [1] اور ادھر مسلمانوں کی غفلت اور بے خبری کا یہ عالم ہے کہ وہ ان کی حقیقت و ماہیت سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہونے کے باعث انہیں بھی مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ سمجھ رہے ہیں اور جب کوئی مرزائی مر جاتا ہے تو اس کے مسلمان رشتہ دار اس کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے میں کسی قسم کی عار یا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ کھلے دشمن کی بہ نسبت وہ چھپا دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ جس کے خبث باطن کی طرف سے انسان غافل ہو، اور یہی حالت پاکستان اور دنیائے اسلام کے عام مسلمانوں کی ہے۔ جو مرزائیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھ کر ان کی ان ظاہری اور مخفی سرگرمیوں سے بے خبر رہتے ہیں۔ جو کہ منافقین کے اس گروہ کی طرف سے پیہم کی جارہی ہیں۔

---

[1] منافقوں کی یہ ہے نشانی زباں پہ دیں ہو تو کفر دل میں...... اسی نشانی سے قادیانی تعارف اپنا کرا رہے ہیں! (ظفر علی خان)

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ کیونکہ وہ قادیان کے ایک مدعی کاذب ودجال ومفتری کی نبوت پر ایمان لانا ذریعہ نجات قرار دیتے ہیں۔ لیکن سیاسی حیثیت سے مرزائیوں کو جو ملت پاکستان کا ایک جزو اور پاکستان کا خیر خواہ اور وفادار سمجھا جارہا ہے۔ وہ پاکستان کے عوام اور ان کے ارباب سیاست کی بہت بڑی کم نظری اور نافہمی پر دال ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس کم نظری اور نافہمی کی وجہ محض یہ ہے کہ مسلمان مرزائیوں کی سرگرمیوں اور ان کے رجحانات کا جائزہ لینے کی طرف سے غافل ہیں اور اپنی اس غفلت کی وجہ سے مرزائیوں سے دھوکا کھاتے چلے جارہے ہیں۔ چند ماہ ہوئے ہم نے مرزائیوں کے سیاسی عزائم کا تجزیہ کرتے ہوئے مسلسل مقالات کی دس قسطیں شائع کی تھیں۔ جن میں ناقابل تردید حقائق ودلائل سے ثابت کردکھایا تھا کہ اس فرقہ کے لوگ پاکستان میں مرزائیوں کی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بھارت کو بھی اپنے ان بیہودوں کا ملجا وماویٰ سمجھ رہے ہیں۔ جب پاکستان میں ان کے عزائم پر پروان چڑھنے سے یکسر ناکام رہ جائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی آنکھیں کھلنے کے آثار دیکھ کر مرزائی اپنے اول الذکر مقصد یعنی پاکستان پر مرزائیوں کی حکومت مسلط کرنے کے خیال کی تکمیل کی طرف سے مایوس ہورہے ہیں اور اب اس فکر میں ہیں کہ بھارت کی زمین انہیں اپنے آغوش میں لے لے۔ "ٹائمز آف انڈیا" بمبئی کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ امت مرزا کے افراد کا جو اجتماع ۲۶، ۲۷ دسمبر کو قادیانی ضلع گورداسپور میں منعقد ہوا اور جس میں پاکستان سے جانے والے یکصد کے قریب مرزائی یاتری بھی شامل ہوئے۔ اس میں پاکستان کو مرزائیت کے نقطۂ نگاہ سے بہت کوسا گیا اور بھارت کی اس قدر تعریف کی گئی کہ بھارت کی حکومت کو اللہ کی نعمت اور بھارت کو مرزائیوں کا دارالامان ظاہر کیا گیا۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا بیان یہ ہے۔

"ایک نشست میں جس کے صدر لاہور کے ایک بیرسٹر شیخ بشیر احمد تھے۔ علی الاعلان

کہا گیا کہ پاکستان کی حکومت جو اسلامی تحریک کا نتیجہ ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت سے قاصر رہی ہے۔ وہاں تین مرزائی قتل ہو چکے ہیں۔ اس کے بالمقابل ہندوستان کی حکومت نے بیدین ہونے کے باوجود ہر مذہب کے پیروؤں اور بالخصوص مرزائیوں کی حفاظت کا خاطر خواہ سامان مہیا کر رکھا ہے۔ پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت نے ادودھم مچا رکھا ہے۔ مگر ہندوستان میں ہمیں ہر قسم کا امن و اطمینان میسر ہے۔ ان امور کی روشنی میں ہندوستان کی حکومت کو اللہ کی نعمت قرار دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اس حکومت کے وفادار رہیں۔"

اس کے علاوہ اخبار "بندے ماترم" کی اطلاع مظہر ہے۔ "قادیان ۲۸؍ دسمبر کل یہاں احمدیوں کا سہ روزہ سالانہ جلسہ شروع ہو گیا۔ جس میں پاکستان سے آمدہ ۹۷ احمدیوں اور ہند کے مختلف حصوں کے ۵۲۰۰ احمدیوں کے علاوہ مقامی ہندوؤں اور سکھوں کی بھاری تعداد بھی شامل ہوئی۔ جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں ہند سرکار سے درخواست کی گئی کہ وہ قادیان میں موجودہ احمدیوں کی وہ تمام جائیداد واپس کر دے جو نکاسی قرار دی جا چکی ہے۔ ایک اور ریزولیوشن میں ہند و پنجاب کی حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ قادیان کی زیارت کے لئے سہولیات دی جائیں اور ان نکاسیوں کی واپسی کی اجازت دی جائے۔ جو کہ ۱۹۴۷ء کی گڑبڑ میں قادیان سے چلے گئے تھے اور ہر دو مہینوں میں آنے جانے کے عارضی پرمٹ دیئے جائیں۔ مسٹر بشیر الدین احمد نے ہندوستانی احمدیوں کو تلقین کی کہ وہ ہند سرکار کے وفادار رہیں اور کوئی شرارت نہ کریں۔"

مرزائیوں کے سالانہ جلسہ منعقدہ قادیان کی یہ تقریریں اور قراردادیں مرزائیوں کے باطنی رجحانات اور دلی احساسات کو بخوبی ظاہر کر رہی ہیں۔ اس حقیقت کبریٰ کے باوجود کہ پاکستان نے مرزائیوں کو پناہ دی اور مرزائیوں نے اپنی عیاریوں سے اپنے حق سے کہیں زیادہ عمارتیں، کارخانے، دکانیں اور اقتصادی ادارے الاٹ کرا لئے۔ پنجاب کے انگریز گورنر

سر فرانسس موڈی کی خصوصی نظر عنایت سے ربوہ میں اپنا نیا مرکز بنانے اور نیا شہر بسانے کے لئے کوڑیوں کے مول زمین کے وسیع قطعات حاصل کر لئے۔ پاکستان کے کوتاہ اندیش ارباب اقتدار کی چشم پوشی اور کوتاہ نظری سے فائدہ اٹھا کر چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنوالیا اور اس چوہدری کے اثر ورسوخ کی بدولت مرزائیوں نے آباد کاری کے محکموں میں بڑے بڑے عہدے حاصل کر لئے تا کہ ناجائز الاٹمنٹوں کے بل پر مرزائیوں کو مالا مال کر سکیں۔ وزارت خارجہ کی ملازمتوں میں مرزائیوں کو اتنی کثیر تعداد میں بھرتی کر لیا گیا کہ پاکستان کے سفارت خانے بیرونی ملکوں میں دین مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بن گئے اور تو اور خود چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے فلسطین اور دوسرے عرب ملکوں کے مسلمانوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ حکومت پاکستان کے وزیر نہیں بلکہ مرزائیوں کے امیر المومنین مرزا بشیر الدین کے سفیر ہیں۔ القصہ مرزائیوں نے ایک بھارتی سازش کے ماتحت اپنی قومی تنظیم کے بل پر پاکستان کی دولت وثروت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور پاکستان کی کلیدی آسامیوں پر قبضہ جما کر اسے ایک مرزائی مملکت بنانے کی پوری کوشش کی۔

مسیلمہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں..... کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے۔ (ظفر علی خان)

لیکن اب کہ عامتہ المسلمین میں مرزائیوں کے عزائم بد کی طرف سے ایک حد تک باخبر ہونے کے آثار پیدا ہونے لگے ہیں۔ مرزائی بھارت کی حکومت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دے کر اس سے درخواستیں کرنے لگے ہیں کہ ہماری جائیدادیں واپس کر دی جائیں اور ہمیں قادیان میں لوٹ آنے کی اجازت دی جائے۔ بلاشبہ مرزائیوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ بھارت سرکار سے واپس بھارت جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواستیں کریں اور ہم دل سے خواہاں ہیں کہ ایسے لوگ جو اسلام کے بدترین دشمن اور پاکستان کے باطنی بدخواہ ہیں۔ پاکستان سے نکل

جائیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دین مرزائیت کے پیرو، انگریز کے، ہندو کے، یہودی کے اور اسلام کے ہر دشمن حکومت کے وفادار اور خیر خواہ بن سکتے ہیں۔ وہ اگر کسی کے وفادار نہیں بن سکتے تو وہ اسلام ہے اور اسلامی حکومت ہے۔ ہم پاکستان میں ایسی منافق غیر مسلم قوم کی موجودگی کو پاکستان اور دین اسلام کے بہترین مقاصد کے لئے سخت خطرناک سمجھتے ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ پاکستان کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمان ایک نہ ایک دن ان منافقین کے ہاتھوں بہت بڑی مصیبتوں کی طرف سے یکسر غافل ہیں جو اس فتنہ کے آغوش میں پل رہی ہیں۔ صرف مجلس احرار اسلام ایک ایسی جماعت ہے جو اس فتنہ کے شر کا سد باب کرنے اور مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ مسلمانوں کو مجلس احرار اسلام کی ان خالص دینی خدمات کی قدر کرنی چاہئے اور ان سرگرمیوں میں مجلس احرار اسلام کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔[1]

اس کے ساتھ ہی ہم مرزائیوں کو ان کے دنیوی بھلے کی خاطر یہ مشورہ دیں گے کہ وہ جلد سے جلد اپنے آپ کو بھارت کے دارالامان میں پہنچانے کا بندوبست کر لیں۔ بلاشبہ آج کے بعض نام نہاد سیاسی لیڈر مرزائیوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے مرزا بشیر الدین قادیانی کی خوشامد کر رہے ہیں اور اپنی لاعلمی کی وجہ سے مرزائیوں کو مسلمان اور پاکستان کے وفادار لوگ سمجھ رہے ہیں۔ لیکن یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہے گی۔ پاکستان کے مسلمان بیدار ہوں گے اور مرزائیوں سے ان کی اسلام دشمنی اور پاکستان آزاری کا حساب لے کر رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

۵ رجنوری ۱۹۵۱ء، مرتضیٰ احمد خان!

---

[1] یقیناً ان پرفتن ایام میں تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کے لئے مجلس احرار اسلام سے اشتراک وتعاون کرنا ہر مسلم کا ملی فرض ہے اور بخدا ہمارا یہ اشتراک [illegible] ذریعہ نجات ثابت ہوگا۔ (فاروق)